سوال

کیا اصول حدیث کو فالو کرنا تقلید ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اصول حدیث کو فالو کرنا تقلید ہے ؟ جبکہ یہ اصول نہ قرآن میں ملتے ہیں نہ حدیث میں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالی نے کسی بھی خبر یا روایت کو تسلیم کرنے سے پہلے پہلے اس کی تحقیق کرنے کا حکم دیا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ ٦ ... سورۃ الحجرات

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے ، تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ، کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت میں تم ایسا کام کر بیٹھو جس پر تمہیں ندامت ہو۔

اور نبی کریم نے فرمایا :

"كفى بالمرء كذبا أن يحدث بكل ما سمع" رواہ مسلم ، المقدمة 6

کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ (بلا تحقیق) ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے ۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ اور حدیث نبویہ میں ہمیں ہر خبر کی تحقیق کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور محدثین نے جو اصول وضع کئے ہیں وہ اسی حکم کی تکمیل میں کئے ہیں ۔ انہوں نے کسی بھی خبر کی تحقیق کے لئے جو بھی امکانی اصول ہو سکتے تھے وہ بیان کر دیئے ہیں اور ان کا ایک منہج طے کر دیا ہے ۔ آج بھی اگر کوئی شخص کسی روایت کی تحقیق کرنا چاہتا ہے تو اسے ان اصولوں کو فالو کرنا ضروری ہے ۔ ہاں البتہ اگر کوئی عالم دین علم حدیث کے کسی ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی شخصیت اس میدان میں مصدر مانی جاتی ہو تو وہ محدثین کے منہج میں رہتے ہوئے ان اصولوں پر جرح بھی کر سکتا ہے اور ان کی اصلاح بھی کر سکتا ہے ، جیسا کہ بعض امور میں شیخ البانی اور مولانا زبیر علی زئی نے کیا ہے ۔

لیکن محدثین کے منہج کو چھوڑ کر مغربی طرز تحقیق کو اپنانا اور نئے نئے اصول گھڑنا سر اسر گمراہی اور ضلالت ہے ، جیسا کہ مودودی ، سلیمان ندوی ، اور غامدی وغیرہ نے کیا ہے ۔ جس کی بناء پر ان لوگوں نے متعدد صحیح احادیث کا رد کر دیا ہے اور انکار حدیث کا ایک باب کھول دیا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ